احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 5 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 5 مئی 2003ء 2 ربیع الاول 1424 ہجری 5 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 98

محبوب وجود

حضرت ابوجحیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار صحابہؓ حضور کے ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں اپنے چہروں پر پھیر کر برکت حاصل کر رہے تھے۔ میں نے بھی حضور کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی حدیث نمبر 3289)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اس کے نبیوں کے سردار پر جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوق اور ہر یک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیا ہے ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفی صلعم جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور درود اس کی آل اور اس کے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنے والا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے تمام نیک بندوں پر سلام۔

(نور الحق - روحانی خزائن جلد 8 ص 2)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک متفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خداتعالیٰ اس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اپنے اسرار خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکات لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خداتعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابواب معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد 5 ص 221)

ضرورت ڈاکٹر صاحبان

○ مجلس نصرت جہاں کو ایسے مخلص احمدی ڈاکٹر صاحبان (ایم بی بی ایس یا زیادہ قابلیت والوں) کی ضرورت ہے۔ جو مستقل یا کم از کم تین سالہ وقف کر کے خدمت دین اور خدمت انسانیت کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اگر دونوں میاں بیوی ڈاکٹر ہوں تو زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ وقف کے خواہشمند ڈاکٹرز درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
بیت الاظہار احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

معلمین کلاس وقف جدید میں داخلہ

○ امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر میں شروع ہوگی۔ ایسے احمدی نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور خدمت دین کا جوش اور جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی زندگی بطور معلم وقف جدید وقف کریں۔ اور رزلٹ آنے تک اس سلسلہ میں اپنی تیاری جاری رکھیں۔ قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ۔ عام دینی معلومات اور کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اپنی درخواست صدر جماعت کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال کریں۔ نتیجہ نکلنے پر حاصل کردہ نمبروں سے دفتر کو آگاہ فرماویں۔ کوائف:۔ نام۔ ولدیت۔ مکمل پتہ۔ دینی تعلیم۔ صدر صاحب کی تصدیق۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ضرورت محررین وانسپکٹران

مال وقف جدید

○ نظامت مال وقف جدید کو محررین درجہ دوم اور انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے کم از کم ایف اے / ایف ایس سی 45% نمبروں کے ساتھ پاس احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں مکرم امیر صاحب / مکرم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مع فوٹو کاپی سند اور شناختی کارڈ 20 مئی 2003ء تک دفتر پہنچ جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1982ء (1)

10 جون بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہوا اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کیا گیا۔ آپ نے مجلس انتخاب سے مختصر خطاب فرمایا اور بیعت لی بعد ازاں خطاب کے بعد عام بیعت ہوئی جس میں 25 ہزار احمدی شریک ہوئے اس کے بعد آپ نے نماز عصر پڑھائی اس کے بعد آپ قصر خلافت تشریف لے گئے جہاں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے آپ کو الیس اللہ کی انگوٹھی پہنائی اور خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد نے بیعت کی قریباً پونے چھ بجے آپ نے بہشتی مقبرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا جنازہ پڑھایا اور ساڑھے سات بجے دعا کروائی۔

11 جون حضور نے دور خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ بیت اقصیٰ ربوہ میں ارشاد فرمایا اور جماعت کو تلقین کی کہ وہ محض رسمی قراردادیں پاس نہ کریں بلکہ نیکی اور تقویٰ کے چراغ روشن کرنے کا عہد کریں۔

11 جون آپ نے اپنی جگہ چوہدری حمید اللہ صاحب کو صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔

13 جون حضور کا احباب جماعت کے نام پہلا پیغام الفضل میں شائع ہوا جو اہل فلسطین کے لئے دعا کی تحریک پر مشتمل تھا۔

16 تا 20 جون جلسہ سالانہ انڈونیشیا۔ حاضری 3 ہزار۔

23 جون حضور نے رمضان المبارک کے آغاز پر سورۃ فاتحہ کے درس سے قرآن کریم کے درس کا آغاز فرمایا۔

24 جون چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کی وفات۔ حضور نے 25 جون کے خطبہ جمعہ میں ان کا تذکرہ فرمایا۔

28 جون تا 27 جولائی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام فری کوچنگ کلاس۔

9 جولائی لیگوس نائیجیریا کے ہوٹل کو قرآن کریم انگریزی کے 300 نسخے بطور عطیہ دیئے گئے۔

9 تا 16 جولائی خدام الاحمدیہ اوسلو ناروے کی پہلی تربیتی کلاس۔

15 جولائی کورین زبان میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کا آغاز ایک فولڈر سے ہوا۔ یہ فولڈر 5 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا

17 تا 21 جولائی رمضان المبارک کے آخری 5 دن حضور نے بیت مبارک ربوہ میں درس حدیث ارشاد فرمایا۔

21 جولائی حضور نے درس قرآن کے اختتام پر آخری 3 سورتوں کا درس ارشاد فرمایا اور دعا کروائی۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر (74)

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دعوت الی اللہ کے تجارب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

بعض دفعہ جلسے ہوتے ہیں جن میں (مربیان) کے تجارب کے متعلق تقاریر ہوتی ہیں۔ جو لوگ سنتے ہیں ان کے دل پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ لیکن ایسے رسمی جلسے تو سال میں ایک دو مرتبہ ہوتے ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ساری جماعت ہفتہ وار ایسے جلسوں میں شامل ہو سکے لیکن ایک ذہین آدمی جب ایسے (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کے واقعات سنتا ہے جس سے وہ متاثر ہوتا ہے تو اس کو فوراً چاہئے کہ اس سے استفادہ کرنے کا بھی تو سوچے۔ اس کو چاہئے کہ مثلاً اپنے اخبار احمدیہ میں اگر اخبار احمدیہ کے نام سے کوئی چیز شائع ہو رہی ہے یا رسالوں میں یا دیگر ممالک کے رسالوں میں ان دلچسپ اور دلکش اثر انداز ہونے والے واقعات کو شائع کرے۔ پھر نوجوانوں کو اس کے ساتھ ملائے۔ ان کو کہے کہ تم اپنے محلے میں جہاں جہاں نماز ہوتی ہے وہاں دورہ کرو اور بیٹھ کر مجالس لگاؤ اور یہ باتیں سناؤ تو کئی رنگ میں ایک اچھے تجربے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نئے تجارب مہیا ہو سکتے ہیں یعنی انسان کو نئی نئی باتیں سوجھ سکتی ہیں اور ان پر عمل کر سکتا ہے اور پھر نئے دلچسپ تجربے ظہور میں آ سکتے ہیں۔

(الفضل 26 اپریل 1992ء)

عقیدت مند

علی گڑھ میں ایک بزرگ سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیل دار رہتے تھے۔ جنہیں زمانہ "براہین احمدیہ" سے حضرت اقدس کے ساتھ عقیدت تھی۔ وہ کئی مرتبہ حضرت اقدس کی خدمت میں علی گڑھ میں تشریف لانے کی درخواست کر چکے تھے۔ جسے حضور نے قبول فرمایا۔ اور آپ اپریل 1889ء میں لدھیانہ سے علی گڑھ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضور کے ہمراہ آپ کے خدام میں سے حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔ میر عباس علی صاحب اور حافظ حامد علی صاحب تھے حضرت اقدس سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیلدار کے ہاں ٹھہرے جو ان دنوں دفتر ضلع میں سپرنٹنڈنٹ تھے آپ نے 7 / اپریل 1889ء کو بیعت کی۔ 313 رفقاء کبار میں آپ کا نام ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 376)

ایک طرابلسی مغربی شیخ کا قبول احمدیت

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ 3 جون 1928ء کو میں اپنے چند احمدی دوستوں کو لے کر کرمل پہاڑ پر گیا۔ وہاں سے قریب ہی ایک وادی تھی۔ بعض دوستوں نے کہا چلو وادی میں اتریں۔ وہاں ایک ٹھنڈے پانی کا چشمہ ہے۔ جب ہم وادی میں اتر کر چشمہ کے پاس ایک توت کے درخت کے سایہ میں بیٹھے۔ تو ایک شخص ہمارے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اور میرے ساتھیوں سے میری نسبت دریافت کیا۔ کہ کیا آپ ہی ہندی مربی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ یہی ہیں۔ اس نے کہا یہاں قریب ہی ایک شیخ رہتا ہے وہ ان سے ملنے کا خواہشمند ہے۔ عصر کی نماز پڑھ کر ہم اس شیخ کے پاس گئے۔ وہ دور سے ہمیں آتا دیکھ کر ننگے پاؤں دوڑا آیا اور مجھ سے مصافحہ اور معانقہ کر کے اس نے نہایت ہی محبت اور خلوص کا اظہار کیا اور کہا۔ جب ہم نے مشائخ کو جامع مسجد حیفا میں آپ کے خلاف یہ کہتے سنا کہ یہ ہندی کافر ہے۔ کہتا ہے کہ مسیح موعود آ چکا ہے تو ہم نے آپ کی تلاش شروع کی۔ لوگوں سے پوچھتے تو آپ کا پتہ نہ دیتے بعض کہتے وہ یہاں سے چلا گیا ہے۔ بعض کہتے کہ نابلس یا غزہ میں کسی نے قتل کر دیا ہے (اس قدر بات کر کے وہ رو پڑا) پھر کہنے لگا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کو ہمارے پاس لے آیا ہے۔ ہم تو پہلے سے ہی اس بات پر ایمان لا چکے ہیں کہ جو کچھ آپ نے میزان الاقوال میں لکھا ہے اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں (میزان الاقوال میری کتاب ان کے پاس پہنچ چکی تھی) پھر انہوں نے سنایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا میں یمن میں امام محمد بن ادریس کے پاس تھا کہ کابل کی طرف سے امام محمد بن ادریس کے پاس چند کتابیں اس مدعی کی پہنچیں۔ آپ نے وہ کتابیں پڑھ کر علماء کے سپرد کر دیں اور کہا کہ یہ آپ کا کام ہے کہ اس کے متعلق رائے ظاہر کریں اور خود اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ پھر علماء میں اس کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ بعض کہیں جو کچھ اس نے لکھا ہے سچ ہے۔ بعض کہیں ایسی باتیں کہنے والا کافر ہے۔ مگر میں استخارہ کر کے اور بعض خوابیں دیکھ کر آپ پر ایمان لے آیا۔ چنانچہ اس وقت سے میں امام الوقت مسیح موعود کو مانتا ہوں۔ اس بزرگ کا نام الحاج محمد المغربی الطرابلسی ہے۔ (بشارات رحمانیہ جلد دوم ص 221)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرمہ مریم بنت عباس صاحبہ

قسط اول

راہ مولیٰ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے احمدی

مکرم پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب

آپ ستمبر 1974ء میں خیر پور سندھ میں راہ مولیٰ میں قربان ہوئے

پروفیسر عباس صاحب، حضرت پروفیسر سید ابوالفتح محمد عبدالقادر جو حضرت فضل عمر کے برادر نسبتی تھے، کے صاحبزادے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج قادیان کے ابتدائی زمانہ 1944ء میں بطور استاد تاریخ تشریف لائے۔ کالج کے بانیوں میں سے تھے۔

عالم اندر باہر سے حسین، سلسلے کے عاشق، دلیر، مجسم محبت، مرنجاں مرنج اور ہمہ پہلو شخصیت کے مالک تھے۔

پروفیسر عباس صاحب خیر پور، سندھ میں شہید ہوئے۔ ان کے دوسرے بھائی پروفیسر ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر ماہر امراض چشم بھی شہادت ہی کا جام پی کر اپنے بھائی سے جا ملے۔

خاندانی تعارف

میرے پیارے ابا جان پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب کا تعلق ہندوستان کے صوبے بہار کے شہر بھاگلپور سے تھا۔ آپ کے والد محترم اور ہمارے دادا جان حضرت پروفیسر عبدالقادر کو حضرت مسیح موعود کے زمرہ رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پردادا جان حضرت مولانا پروفیسر عبدالماجد کو بھی حضرت مسیح موعود کو پہچاننے کی سعادت آپ کی زندگی میں ہی عطا ہوئی۔

پردادا جان حضرت پروفیسر عبدالماجد بے حد منکسر المزاج تھے اور اپنے وقت کے جید عالم تھے۔ علی گڑھ کالج کے اولین اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ اس عزت و شرف کے باوجود آپ کو اپنے رتبے اور شہرت پر فخر نہ تھا۔ آپ کا نام نامی علی گڑھ کالج کے سٹریچی ہال میں رقم ہے۔ انجمن حمایت اسلام کے بہترین مقررین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ لیکن آپ نے اپنی تمام دنیاوی شہرت و عزت کو کوئی اہمیت نہ دی اور اپنے آپ کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود کے در پر قربان کر دیا۔

حضرت مولانا پروفیسر عبدالماجد کے آباء و اجداد بخارا سے مغل بادشاہ جہانگیر کے زمانے میں ہندوستان آئے۔ پہلے پہل آپ کے آباء نے ملتان کو اپنا وطن بنایا کچھ عرصہ بعد خاندان کے کچھ لوگ چلے گئے اور صوبہ بہار کو اپنا وطن بنایا۔

حضرت مولانا پروفیسر عبدالماجد کو خدا نے چار بیٹوں اور دو صاحبزادیوں سے نوازا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ رؤف النساء بیگم صاحبہ ایک بہت نیک اور خداترس خاتون تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک بار آپ کو ولیہ کے لقب سے یاد کیا۔ حضرت پروفیسر عبدالقادر صاحب آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے اور ان کی شادی اپنی سگی پھوپھی کی صاحبزادی محترمہ عائشہ بلقیس سے ہوئی۔ جن کے بطن سے پروفیسر عباس بن عبدالقادر 30 دسمبر 1918ء کو پورینی، بہار میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ

پردادا جان حضرت مولانا پروفیسر عبدالماجد کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ سارہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عقد زوجیت سے مشرف ہوئیں۔ دادا جان کا پورا نام ابوالفتح محمد عبدالقادر منظور حق تھا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے صرف تیرہ برس کی عمر میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت عطا فرمائی اور حضور کے ایماء پر حضرت حافظ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول سے علمی فیض پانے کی توفیق عطا ہوئی۔ اور حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کا شرف حاصل کیا۔

تعلیم اور ملازمت

پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب کا بچپن اپنے آبائی گاؤں پورینی میں گزرا۔ اسکول کی تعلیم بھاگلپور اور کلکتہ شہر میں ہوئی کالج کا زمانہ علی گڑھ اور پٹنہ میں گزرا۔ آپ نے تاریخ کے مضمون میں ایم۔اے کیا اور پی۔ایچ۔ڈی کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے ڈاکٹریٹ کے تحقیقی مقالہ کے لئے ”ہندوستان میں مغلیہ خاندان“ کا انتخاب کیا اور اس پر ریسرچ اور تحقیق کام شروع کیا۔ لیکن چونکہ آپ کا نام بچپن سے واقفین جماعت میں شامل تھا اس لئے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعلیم الاسلام کالج قادیان کے اجراء کے بعد تاریخ کے پروفیسر کی حیثیت سے قادیان چلے گئے۔ 1944ء میں کالج میں آئے آپ کالج کے بانیوں میں سے تھے اور برصغیر کی تقسیم کے ایام میں قادیان دارالامان ہی میں مقیم رہے اور ہر طرح سے مصیبت زدہ لوگوں کی جو ملک کے مختلف حصوں سے ہجرت کر کے قادیان آ رہے تھے مدد کرنے کی کوشش کی۔ برصغیر تقسیم کے بھی بعد تعلیم الاسلام کالج لاہور سے منسلک رہے۔ چند سال کے بعد سندھ کے شہر خیر پور تشریف لے گئے اس کے بعد تا دم شہادت 2 ستمبر 1974ء تک سندھ کے شعبہ تعلیم کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔

پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب اپنے دادا حضرت مولانا پروفیسر عبدالماجد کی طرح بے حد مرنجاں مرنج انسان تھے۔ آپ کو نام و نمود سے کوئی غرض نہ تھی۔ اور زندگی بھر میں بے شمار لوگوں کی دامے درمے سخنے ہر صورت سے مدد کرتے رہے گھر کے لوگوں اور خاندان کے افراد کو بھی اس بات کا علم نہ ہوتا تھا کہ آپ اس قدر فیض رساں وجود ہیں۔ آپ نے کبھی بھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ مستقبل کا کیا ہوگا۔ ہمیشہ کہتے ”اللہ مالک ہے“ اگر کوئی مدد کے لئے سوال کرتا تو رد نہ کرتے۔ حالانکہ آپ کا ذریعہ آمدنی ایک کالج کے پروفیسر کی تنخواہ ہی تھی۔

آپ کی سیرت کے بعض پہلو

آپ کے ایک شاگرد نے بتایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ پروفیسر صاحب کو معلوم ہوا ہو کہ کسی شاگرد کو فیس کی ضرورت ہے تو آپ نے پوری نہ کی ہو یا بس کے کرایہ کی ضرورت ہو یا کتابوں کے لئے پیسوں کی ضرورت ہو۔ کسی نہ کسی طرح سے ہمیشہ پروفیسر صاحب اس کی حاجت روائی کا باعث بن جاتے تھے۔ ہمیشہ اس بات کو اللہ تعالیٰ کا احسان گردانتے کہ خدا نے مجھے دینے والا ہاتھ عطا کیا ہے لینے والا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دینے والے ہاتھ کو لینے والے ہاتھ سے بہتر قرار دیا ہے۔

چندوں کی بروقت ادائیگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ کی شہادت 2 ستمبر 1974ء کو ہوئی تو آپ نے اپنا چندہ وصیت اپریل 1975ء تک ادا کیا ہوا تھا۔ آپ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔

سندھ کے علاقہ خیر پور میں بے شمار لسانی گروہوں اور مختلف مذہبی فرقوں کے لوگ آباد ہیں۔ آپ سب کے لئے ایک نفع بخش اور فیض رساں وجود تھے۔ اسی طرح سندھ کے جس علاقہ میں بھی ملازمت کے سلسلے میں مقیم رہے مقامی آبادی کی ہر طرح سے خدمت کرنے کی کوشش کی اور وہاں کے لوگوں کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ سندھ کے مختلف شہروں میں کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ کالج کی عمارت کو اندر باہر سے خوبصورت بنانے، خوبصورت پھولوں اور درختوں سے سجانے کی علاوہ لائبریری اور لیبارٹریز کو بہتر بنانے پر بہت وقت اور توجہ دی۔ یہی وجہ ہے کہ طلباء آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور کبھی کسی طالب علم نے آپ سے گستاخی نہیں کی۔

بہت سے طالب علموں کو اپنے فارغ وقت میں بغیر فیس کے پڑھاتے تا کہ ان کی کلاس روم کی تعلیم کی کمی پوری ہو اور امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کریں۔ ہمیں اپنے بچپن کے واقعات میں سے بہت سے ایسے واقعات یاد ہیں جب صبح کو کالج جانے سے پہلے کسی طالب علم کو گھر پر پڑھاتے۔ یا پھر اگر کسی اور وقت فارغ ہوتے تو گھر بلا کر ان کی مدد کرتے۔

انسانوں سے ہمدردی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک بہت خوبصورت نیا سوٹ سلوایا اور کالج پہن کر جاتے رہے۔ ابھی چند دن ہی گزر رہے تھے۔ یہ سردیوں کا واقعہ ہے کہ جب گھر واپس آئے تو جسم پر کوٹ کی بجائے صرف سویٹر تھا۔ امی کے پوچھنے پر کہا کہ ایک شریف اور معزز آدمی جس کے چہرے پر شرافت تھی سڑک پر نظر آیا اور اس کے جسم پر سردی کے باوجود گرم کپڑے نہیں تھے۔ میں نے اپنا کوٹ اتار کر اس کو دے دیا کہ میں اس قدر گرم کپڑوں میں ملبوس ہوں اور وہ میری ہی طرح کا ایک انسان ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔ اسی طرح اگر گھر میں کوئی ملازم ہوتا اور ان کے خیال میں اس کے پاس ناکافی کپڑے ہوتے تو اپنے کپڑوں میں سے چاہے نیا ہو اس کو دے دیتے کہ مجھے خدا نے دیا ہی اس لئے تھا کہ اس کو دوں۔

تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے اور ملازمت میں ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھاتے کہ کہیں کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جائے جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ ملازمت کے دوران اپنی اس انتہائی احتیاط سے بظاہر نقصان بھی اٹھایا اور اپنے سے بڑے حکام کی ناراضگی بھی مول لی۔ کیونکہ اپنے وطن عزیز پاکستان میں جو رشوت لینے کا اور دینے کا بازار گرم ہے اس میں کم و بیش ہر کس و ناکس ملوث ہے۔ لیکن آپ نے صراط مستقیم سے قدم پیچھے نہ ہٹایا اور راہ حق پر قائم رہے۔

ہمدردی خلق

انسانوں کی تکلیف ان سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ خیر پور کے نزدیک علاقہ ٹھیڑی میں 1960ء کی دہائی میں بہت سخت مذہبی فسادات ہوئے جن میں بہت سے لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ آپ نے مظلوم لوگوں کی بہت مدد کی اور بہت درد اور دکھ سے اس بات کا اظہار کرتے کہ لوگوں کے دل کس قدر سخت ہو گئے ہیں اور ان کے دلوں سے خوف خدا اٹھ گیا ہے۔

ہم سب بچوں سے بہت محبت تھی۔ ہم تین بہنیں تھیں۔ ہماری امی ہمارے لئے ایک جیسے فراک تیار کرتیں تو کہتے کہ ان بچیوں کو الگ الگ رنگ کے کپڑے پہنانے چاہئیں۔

بچوں کی تربیت کے انداز

مجھے یاد نہیں کہ ہم بہنوں پر انہوں نے کبھی کوئی سختی کی ہو یا کبھی ڈانٹا ڈپٹا ہو۔ اگر کبھی سرزنش کرنا پڑتی تو یہ ہماری امی کی ذمہ داری تھی کہ وہ ڈانٹ ڈپٹ کرتیں۔ ابا جان کہا کرتے تھے۔ یہ باپ کا کام نہیں کہ بیٹیوں کو ڈانٹے ڈپٹے۔ تین بہنوں کے کافی عرصہ کے بعد ہمارا ایک بھائی پیدا ہوا اور اس کے بعد خدا نے دو جڑواں بہن بھائی اور دیے۔ ان جڑواں بہن بھائی سے بھی ابا جان بہت محبت کرتے اور ہمیشہ بچوں کو گود میں لے کر نظمیں ترنم سے سناتے۔

ہم سب کو رات سونے سے پہلے کہانیاں سناتے۔ اکثر کہانیاں ابتدائے اسلام اور تاریخی واقعات پر مبنی ہوتی تھیں۔ خاص طور پر حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ایمان افروز واقعات سناتے۔

ہمیں یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ آپ کی آواز بھرا جاتی اور اس پیار بھری آواز میں ہی اپنے پیارے رسول کی پیاری باتیں سناتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کا ایک واقعہ خاص طور پر ابا جان اور بچوں کو بہت پسند تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور ایک کافر نے آپ کی تلوار جو درخت سے لٹک رہی تھی اتار لی اور کہا کہ بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ تو آپؐ نے بڑے جلال سے کہا کہ میرا اللہ!! یہ سن کر اس کافر کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ جب آپ نے تلوار اٹھائی اور پوچھا اب بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے تو وہ تھر تھر کانپنے لگا اور معافی مانگنے لگا۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا تم بھی تو یہ کہہ سکتے ہو کہ اللہ بچائے گا اور پھر آپ نے اسے معاف کر دیا۔ ابا جان جب یہ واقعہ ہمیں سناتے تو ہم پر بہت اثر کرتا اور دل میں غیر معمولی جوش پیدا ہوتا۔

حضرت مسیح موعود سے عشق

حضرت مسیح موعود سے بے حد عشق تھا اور ہمیں پنڈت لیکھرام اور ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کے واقعات سناتے اور فرماتے کہ دشمنان حق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر حملہ کرنے والوں کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے فارسی اور اردو اشعار ترنم سے پڑھتے اور ہمیں بھی یاد کرواتے اور کہتے مجھے حضور کا یہ شعر بہت پسند ہے۔

آں رخ فرخ کہ یک دیدار او
زشت رو را میکند خوش منظرے

کہ وہ حسین وجمیل چہرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس کی ایک جھلک کریہہ المنظر کو بھی خوبصورت بنا دیتی ہے۔

دین کے لئے غیرت

احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے اور کبھی احمدیت پر حملہ کو خاموشی سے برداشت نہ کرتے۔ لیکن کبھی کسی کو لٹھ مار طریقے سے قائل کرنے کی کوشش بھی نہ کرتے۔ کہتے کہ دعوت الی اللہ بہت ضروری ہے لیکن دعوت الی اللہ کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ جن لوگوں سے آپ کے تعلقات ہوں وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کے قائل ہوں اور ان کے دل پر یہ بات اثر کر جائے کہ ہاں احمدیت ہی کی برکت ہے جس سے انسان ممتاز نظر آتا ہے۔

آپ کے ملنے جلنے والے غیر از جماعت دوست بڑی کثرت سے تھے لیکن سب ہی آپ کے سچے وجود اور بے داغ کردار کے قائل تھے۔ اور سب ہی آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ کثرت سے احمدیہ لٹریچر لوگوں کو دیتے تھے اور پھر ان سے تبادلہ خیالات بھی کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے اس طرز عمل سے متعدد لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ کے حلقہ احباب میں ادیب و شاعر، صحافی اور اہل علم حضرات سے لے کر غریب، مزدور پیشہ بھی لوگ شامل تھے۔ آپ کو مشاعرے کا بہت شوق تھا۔ گو خود شعر نہ کہتے تھے مگر نہایت اعلیٰ شعری ذوق رکھتے تھے۔ ہمارے گھر میں کبھی کبھی مشاعرے کی محفل جمتی تھی اور روایتی مشاعرے کی طرز پر چاندنی بچھتی، گاؤ تکیے لگتے، چائے کے دور چلتے اور پان کی گلوریاں پیش کی جاتیں۔ جب تک ہم خیر پور میں رہے ہمارے گھر پر گاہے بگاہے مشاعرے منعقد ہوتے رہے۔ مشاعرے میں ہم دونوں بہنوں کو یعنی مجھے اور مجھ سے چھوٹی بہن کو درثمین سے نعتیہ اشعار پڑھنے کی ہدایت ہوتی تھی۔ ہم دونوں بہنیں چھوٹی تھیں۔ نظمیں زبانی یاد کرتی تھیں۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پھر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نظمیں بھی ہمیں زبانی یاد تھیں۔

محمدؐ مصطفیٰ ہے، مجتبیٰ ہے
محمدؐ مہ لقا ہے، دلربا ہے
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

یہ نظمیں ہم سے ضرور پڑھواتے اور جب لوگ اتنی پیاری نظموں سے متاثر ہوتے اور کہتے کہ اتنی چھوٹی بچیاں ہیں اور خوبصورت تلفظ سے مشکل لفظ ادا کرتی ہیں تو بہت خوش ہوتے۔ ابا جان کہا کرتے تھے کہ اس طرح سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے پیارے رفقاء کا کلام دوسروں تک پہنچتا ہے اور یہ بھی دعوت کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے۔

احساس کو بھی جانچ نظر کو ٹٹول بھی
ماحول جل رہا ہے تو کچھ منہ سے بول بھی
یوں تو ازل سے روح تھی اس کی سحر سپید
وہ سرو قد تھا جسم کا سچا سڈول بھی
میں روح عصر ہوں نہ مجھے موت سے ڈرا!
میری ادا کو جان مجھے ماپ تول بھی
تو کیوں تکلفات کی سُولی پہ چڑھ گیا
کافی تھے مجھ کو پیار کے دو چار بول بھی
میں اسم ہوں تو اسم کا کچھ احترام کر
سُولی پہ بھی سجا مجھے مٹی میں رول بھی
دار و رسن سے ماپ مرے قد کو لاکھ بار
اک بار خود کو میرے ترازو میں تول بھی
نادان تیرے من کی عمارت تو ڈھے چکی
مسمار ہو نہ جائے کہیں تن کا خول بھی
تو فیصلہ تو کر مگر اتنا نہ مسکرا
ایسا نہ ہو کہ ڈھول کا کھل جائے پول بھی
ہو گا اک اور فیصلہ اس فیصلے کے بعد
اترا نہ اس قدر کہ یہ دنیا ہے گول بھی
انصاف مٹ گیا ہے ترا خوف اٹھ گیا
اے رب ذوالجلال و میزان بول بھی!
مضطر لہو سے ڈھل گئیں دل کی سیاہیاں
سورج چڑھا ہوا ہے ذرا آنکھ کھول بھی

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب

محمود احمد انیس صاحب

چینی لوگوں میں اعداد کا تصور

ان کے خیال میں بعض اعداد خوشبختی اور بعض نحوست کی علامت ہیں

چینی قوم میں اعداد کے متعلق بڑے انوکھے خیالات پائے جاتے ہیں۔ وہ بعض اعداد کو خوش بختی کی علامت سمجھتے ہیں جب کہ بعض اعداد کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ منحوس ہیں۔ مثلاً 9,8,6,5,2,1 یہ اعداد اچھے ہیں اور 14,7,4,3 وغیرہ برے اعداد ہیں۔ ان اوہام کا ایک پس منظر ہے اور وہ یہ ہے کہ چینی زبان میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو سننے اور بولنے میں ایک جیسے ہیں لیکن لکھنے کا طریق مختلف ہے۔ بعض اوقات ایک ہی آواز کو پچاس یا اس سے بھی زائد مختلف چینی Characters میں لکھا جا سکتا ہے۔ اور ہر ایک کا الگ مطلب ہوتا ہے۔ اعداد سے متعلق چینیوں کا خیال ہے کہ مثلاً بعض اعداد کی آواز جب کانوں میں پڑتی ہے تو اسی آواز کے بعض اور Characters ذہن میں گھومنے لگتے ہیں جن کے اچھے یا برے معنے ہوتے ہیں اور ذہن اعداد کو چھوڑ کر ان دوسرے معنوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ ذیل کی سطور میں باری باری مختلف اعداد کا تجزیہ پیش کیا جائے گا کہ کیوں چینی لوگ بعض اعداد کو اچھے اور بعض کو برا خیال کرتے ہیں۔

مثلاً 3 کے عدد کو چینی زبان میں san کہتے ہیں۔ اس کے سننے سے چینیوں کا خیال ایک اور لفظ کی طرف چلا جاتا ہے اور وہ ہے Shan۔ اس کے لفظی معنے تو پہاڑ کے ہیں لیکن یہاں Shan سے مراد ہے بوجھ یا دباؤ۔ اور وہ دباؤ تین قسم کا ہے۔

1۔ جاگیردارانہ نظام۔

2۔ کالونیلزم۔

3۔ کیپیٹلزم

چونکہ چینی ان نظاموں سے نفرت کرتے ہیں اس لئے san یعنی 3 کا عدد سننے سے ان کا ذہن مذکورہ بالا ان نظاموں کی طرف چلا جاتا ہے اور وہ اسے برا خیال کرتے ہیں۔

4 کے عدد کو چینی زبان میں Si کہتے ہیں۔ اور یہی آواز ایک اور چینی کیریکٹر کی ہے جس کا مطلب ہے فوت ہونا یا مر جانا۔ اس لئے چینیوں کے ہاں اسے برا خیال کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد 7 کا عدد ہے۔ اس کو بھی چینی منحوس خیال کرتے ہیں۔ چینیوں میں جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے بالخصوص گھر کا بڑا فرد۔ تو اس کا 49 دن تک یہ لوگ سوگ مناتے ہیں اور اس دوران کوئی خوشی کا فنکشن گھر میں منعقد نہیں کیا جاتا۔ ان کے ورثا 49 دن تک بازو پر کالی پٹی باندھتے ہیں جو افسوس کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اور 49 چونکہ 7 کو 7 دفعہ جمع کرنے سے آتا ہے لہٰذا 7 کے عدد سے وہ برا شگون لیتے ہیں۔

14 کا عدد بھی چینی برا خیال کرتے ہیں۔ 14 کے عدد کو اگر ایک چار پڑھا جائے تو چینی زبان میں یوں کہیں گے yao si اور yao si کا مطلب ہے: (میں) مرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا یہ عدد بھی منحوس ٹھہرا۔ اور ان باتوں کا چین میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ٹیلی کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ میں لوگوں کے فون کرنے کے لئے اگر 15 بوتھ لگے ہوئے ہیں تو اس میں 14 عدد کا بوتھ نہیں ہوگا بلکہ 13 کے بعد 15 نمبر بوتھ آ جائے گا۔

اس کے برعکس کچھ اعداد ہیں جن کو چینی اچھا خیال کرتے ہیں اور ان سے نیک شگون مراد لیتے ہیں۔ مثلاً ایک کو yao بھی کہتے ہیں اور yao کو ایک اور طرح پر لکھا جائے تو اس کا مطلب ہے چاہنا (To Like)۔

2 کو چینی زبان میں er کہتے ہیں۔ اور er کو ایک اور چینی کیریکٹر میں لکھا جائے اور ساتھ zi لگا دیں تو مطلب ہوگا "بیٹا"۔ اور چینی لوگ بیٹے کو پسند کرتے ہیں۔ پرانے زمانوں میں تو بہت ہی پسند کیا جاتا تھا۔ لہٰذا 2 کے عدد کو بھی چینی پسندیدہ خیال کرتے ہیں۔ (ضمناً یہ بھی عرض کر دوں کہ "اچھا" (good) کو جب چینی زبان میں لکھا جائے تو اس کے کیریکٹر کے دو حصے بنتے ہیں۔ ایک کا مطلب ہے عورت اور دوسرے کا مطلب ہے بیٹا۔ اور چینیوں کا پرانے وقتوں میں یہ خیال تھا کہ جس عورت کی گود میں بیٹا ہو وہ بڑی خوش ہو گی۔ اس لئے ان دونوں یعنی عورت اور بیٹا کے کیریکٹر کو جب اکٹھا لکھا جائے اور اس کی آواز hao ہو تو اس کا مطلب ہے "اچھا"۔

5 کے عدد کو چینی زبان میں wu (او) کہا جاتا ہے۔ اور اس کے قریب ایک لفظ کی آواز ہے wo۔ جس کا مطلب ہے "میں"۔ اس کو بھی چینی اچھا خیال کرتے ہیں۔

6 کو چینی زبان میں liu کہتے ہیں۔ اور liu کو ایک اور چینی کیریکٹر میں لکھا جائے تو اس کے معنے ہیں "روانی یا (پانی کا) بہاؤ" چھ کے متعلق چینی زبان میں ایک مقولہ ہے جس کا مطلب ہے تمام کام خوش اسلوبی سے بغیر کسی رکاوٹ کے انجام پا جائیں۔ یہ بھی اچھا عدد ہے۔

8 کا عدد چینیوں کا پسندیدہ ترین عدد ہے۔ اس کو چینی زبان میں ba کہتے ہیں اور اس کے قریب ایک آواز fa ہے۔ fa کا مطلب ہے دولت، مال۔ یہی وجہ ہے کہ چینی فون نمبرز اور دیگر بعض باتوں میں اعداد کو اختیار کرتے ہوئے 8 کے عدد کو ترجیح دیتے ہیں۔

9 کے عدد کو بھی چینی لوگ اچھا خیال کرتے ہیں۔ 9 کو چینی زبان میں jiu کہتے ہیں۔ اور اس عدد سے متعلق چینیوں کا ایک مقولہ بتاتا ہے کہ اس عدد کے اندر اجتماعیت اور اکٹھے ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ چینیوں کا خیال ہے کہ 9 کے عدد کے بعد پھر ایک کی طرف لوٹنا ہوتا ہے اور نو تک پہنچتے ہوئے ایک کے عدد سے بہت دوری ہوئی جس کی طرف لوٹانے والا عدد 9 ہی ہے لہٰذا ان کے خیال میں یہ لفظ آپس میں ملانے کا اشارہ اپنے اندر رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ چینی لوگ 518 کے عدد کو بھی پسند کرتے ہیں۔ چینی زبان میں اسے wu yao ba کر کے پڑھیں گے جس کو سن کر اس کے قریب ترین جن الفاظ کی طرف دھیان جاتا ہے وہ ہیں wo yao fa۔ یعنی "میں دولت پسند کرتا ہوں"۔ اسی طرح سے 518 سے مراد 18 مئی کا دن ہے۔ پانچ سے مراد ماہ مئی اور 18 اس کی تاریخ۔ یہ دن چینیوں کے پسندیدہ ترین دنوں میں سے ایک ہے۔ شادی بیاہ کی تقریبات کے لئے تاریخ مقرر کرتے وقت اس دن کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور شادی کے موقعے پر دعوتیں عموماً ہوٹلوں میں ہوتی ہیں اس لئے شہروں کے تمام بڑے ہوٹلوں میں اس مقصد کے لئے بہت پہلے سے بکنگ ہو جاتی ہے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہوگی کہ چینی لوگ جب ہاتھ کی انگلیوں سے اعداد کے اشارے کرتے ہیں وہ بھی ہم سے مختلف ہیں۔ 5 تک اشارے تو ہماری طرح ہی کے ہیں یعنی جتنی انگلیاں دکھائی جائیں اتنے اعداد مراد ہوتے ہیں۔ 6 کے عدد سے چینیوں کے اشارے ہم سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ چینی جب 6 کا اشارہ کرنا چاہیں تو ہاتھ کے انگوٹھے اور سب سے چھوٹی انگلی کو کھڑا رکھتے ہیں جب کہ باقی انگلیوں کو بٹھا دیتے ہیں۔ 7 کے عدد کا اشارہ یہ ہے کہ ہاتھ کا انگوٹھا اور اس کے ساتھ کی دو انگلیاں جوڑ دی جاتی ہیں جب کہ باقی دو انگلیاں بیٹھی ہوتی ہیں گویا جس طرح چین پکڑنے کیلئے تین انگلیاں اکٹھی کی جاتی ہیں وہ انداز بنا کر 7 کا عدد دکھایا جاتا ہے۔ 8 کو دکھانے کے لئے انگوٹھے اور اس کے ساتھ کی انگلی کو کھول دیا جاتا ہے اور باقی انگلیاں بیٹھی ہوتی ہیں تقریباً V بن جاتی ہے۔ 9 کا ہندسہ دکھانے کا طریق یہ ہے کہ شہادت کی انگلی آدھی کھڑی کر کے پھر اسے نیچے کو موڑا جاتا ہے۔ اور 10 کے عدد کو دکھانے کے لئے شہادت کی انگلی اکیلی کھڑی کر دی جاتی ہے یا دوسرے ہاتھ کی اسی انگلی پر رکھ کر جمع کا نشان بنایا جاتا ہے۔

رپورٹ: عبدالحفیظ شاہد مربی سلسلہ مانچسٹر

جلسہ پیشوایان مذاہب عالم مانچسٹر یو۔کے

جماعت احمدیہ مانچسٹر کے زیر اہتمام مورخہ 29 ستمبر 2002ء کو مرکزی سنٹر دارالامان میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا جس کا عنوان مذہب اور امن (Religion & Peace) تھا۔ موضوع کی مناسبت سے تمام بڑے مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا۔ جس میں بدھ مت، ہندومت اور عیسائی نمائندے شامل ہیں۔ (دین) کی نمائندگی محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے کی۔

محترم عبدالباسط صاحب نے مقررین کا تعارف کروایا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہ خاکسار نے جملہ حاضرین و مہمانوں کو جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کروایا اور خوش آمدید کہا۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے بدھ مت کے نمائندہ Mr.Sumana Jothi نے بتایا کہ نفرت ہمیشہ نفرت کا ہی بیج بوتی ہے اس وقت دنیا کو پیار و محبت کی ضرورت ہے اور مختلف ممالک کو بجائے جنگوں اور ہتھیاروں پر خطیر رقم خرچ کرنے کے عوام کی غربت دور کرنے اور فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔

ہندوازم کے Dr.Rauniar نے وید سے ایک حوالہ پڑھا کہ "اے خدا سب کو خوشیاں دے اور تکلیف سے بچا"۔ مزید انہوں نے بتایا کہ تمام مخلوق دراصل ایک ہی فیملی کے افراد ہیں۔ اس لئے انہیں آپس میں صلح اور آشتی سے رہنا چاہئے۔ عیسائی نمائندہ Rev-Boulter نے بائبل سے حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ "اپنے ہمسایہ سے اپنی ذات کی طرح محبت کر" اور "امن قائم کرنے والے خدا کے پیارے ہیں"۔ اور "خدا کے بیٹے ہیں" انہوں نے بائبل سے حضرت مسیح علیہ السلام کی معاف کرنے کی تعلیم پر زور دیا۔

احمدیت کی نمائندگی میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اصل دین ہے۔ نہ کہ وہ غلط تصور جو اس وقت ذرائع ابلاغ پیش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ محترم امام صاحب نے کہا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا پیغام جنگ و جدال کی ترغیب دے۔ ہر سچا مذہب امن کی فضا پیدا کرتا ہے اور خون بہانے سے روکتا ہے اور دین تو اس میدان میں سب سے نمایاں اور ممتاز ہے۔

جلسہ کے آخر میں مختلف سوالات کئے گئے جو ایک

باقی صفحہ 7 پر

تعارف کتب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مسلم ہندوستان اور انگریز

ایک تاریخ ۔ ایک جائزہ

نام کتاب: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسلم ہندوستان اور انگریز

مصنف: جمیل احمد بٹ

طبع اول: مارچ 2003ء

تعداد صفحات: 440

زیر تبصرہ تصنیف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسلم ہندوستان اور انگریز 1981ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن میں انعامی مقالہ کا اعزاز حاصل کر چکی ہے۔ یہ کتاب ہندوستان میں انگریزوں کی آمد ان کے سیاسی اور مذہبی مقاصد اور بالآخر ان مقاصد میں کامیابی کے بعد انگریز راج کے ہندوستان اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے تعلقات کے بارہ میں ایک تاریخی دستاویز پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا اہم موضوع حضرت بانی سلسلہ عالیہ اور انگریز حکومت بھی ہے۔ جب برصغیر میں عیسائی منادا اپنی فتوحات کے جھنڈے سرکاری سرپرستی میں گاڑ رہے تھے اور ہر جگہ میں عیسائیت کی فتح کا دعویٰ کر رہے تھے ایسے میں حضرت مسیح موعود نے دین حق کی نمائندگی میں عیسائی تعلیمات کی حقیقت کو آشکار کرتے ہوئے نہ صرف اہل ہندوستان کو ان عیسائی منادوں کے جال میں پھنسنے سے روکا بلکہ کل عالم میں پادریوں کو اپنے حربوں میں ناکام کر دیا۔

ایک دینی مصلح کی حیثیت سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے جہاں دین حق کی مدافعت کی وہاں اہل دین کو دینی و دنیاوی علوم میں حصہ لینے جہاد بالقلم میں حصہ لینے اور امور معروفہ میں حکومت کی اطاعت کا درس دیا لیکن جہاں دینی فرائض اور غیرت کا سوال آیا وہاں آپ نے جہاں ملکہ وکٹوریہ کو دعوت دین دی وہاں حکومت کے مذہب کے دجل و فریب سے لوگوں کو ایسا آشکار کیا کہ اپنے تو اپنے پرائے بھی اس کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

زیر تبصرہ کتاب جو خوبصورت ٹائٹل اور اعلیٰ کاغذ پر طبع ہو کر منظر عام پر آئی ہے یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں ہندوستان میں انگریزوں کی، آمد حکومت کا احوال اور عیسائیت کی سرگرمیوں کا بیان تاریخی اعتبار سے کیا گیا ہے۔ باب دوم میں 1857ء سے پہلے سے لے کر 1947ء تک کے انگریز اور مسلمانوں کے تعلقات اور مسلم مشاہیر کا اس دور میں کردار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ باب سوئم میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور انگریز قوم عیسائیوں کو دعوت دین ان کے عقائد کی تردید کے بارہ میں تفصیلی تذکرہ ہے۔ باب چہارم حضرت مسیح موعود اور جہاد کے بیان پر مشتمل ہے جبکہ باب پنجم میں انگریزوں کے حضرت مسیح موعود سے سلوک کا تفصیلی تذکرہ ہے کہ حکومتی سطح پر آپ کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور بغاوت کے مقدمے اہل دین کے تعاون سے کئے گئے۔ حضرت مسیح موعود پر انگریز کے ایجنٹ ہونے کا جو اعتراض کیا جاتا ہے آخری باب میں اس کا تفصیلی رد کیا گیا ہے۔ کتاب کی اشاعت جماعتی لٹریچر میں ایک اہم اضافہ ہے۔ اس کا مطالعہ احباب کے علم میں اضافے کا موجب ہوگا اور اس اہم مسئلہ کی تاریخ اور جائزہ لینے کا موقع ملے گا۔ کتاب کی اشاعت پر مصنف تحسین کے مستحق ہیں۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر 34825 میں میاں عبدالوحاب محمود ولد میاں عبدالحیٰ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن USA بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000$ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں عبدالوحاب محمود ولد میاں عبدالحیٰ U S A گواہ شد نمبر 1 ادریس احمد U S A گواہ شد نمبر 2 تنویر اشرف U S A

مسل نمبر 34826 میں Karmin Jubaedi ولد Mr. Jubaedi پیشہ تجارت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 3000 مربع میٹر واقع Sadasari مالیتی -/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/420000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/5000000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Karmin Jubaedi ولد Mr. Jabaedi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 A.Sahidi ولد Halumi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Z.Abidin ولد Jarkoni انڈونیشیا

مسل نمبر 34827 میں Mr. Abidin ولد Mr.Jarkoni پیشہ کاشتکاری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 210 مربع میٹر واقع Sadasari مالیتی -/5000000 روپے۔ 2۔ زمین برقبہ 1.120 مربع میٹر واقع Sadasari مالیتی -/8000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Abidin ولد Mr.Jarkoni انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 A.Sahidi وصیت نمبر 30240 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Satin ولد Kasan انڈونیشیا

مسل نمبر 34828 میں رئیس عیسیٰ انشوری ولد یوسف احمدی پیشہ کاشتکاری عمر 47 سال بیعت 1966ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-1995 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین رقبہ 420 مربع میٹر واقع Sadasari مالیتی -/3000000 روپے۔ 2۔ زمین رقبہ 98 مربع میٹر واقع Sadasari مالیتی -/1000000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ 280 مربع میٹر واقع Sadasari مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رئیس عیسیٰ انشوری ولد یوسف احمدی انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Sahidi ولد Halumi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Sarta Sarif برادر موصی Anwar

مسل نمبر 34829 میں شکور احمد ولد غلام نبی عادل قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی

باقی صفحہ 7 پر

میاں مبارک علی صاحب

مکرم بابو فضل الدین صاحب آف لاہور کا ذکر خیر

بابو فضل الدین صاحب سیالکوٹ میں 2 فروری 1897ء میں میاں فیروز الدین صاحب کے ہاں محلّہ دھرم سالہ نزد کبوتراں والی بیت الحمد میں پیدا ہوئے۔ 1914ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور 1917ء میں چیف کورٹ حال ہائی کورٹ لاہور میں ملازمت اختیار کی اور رہائش کوچہ چابک سواراں متصل چنیاں والی بیت الحمد نزد ڈبی بازار لاہور اختیار کی۔

آپ کے پڑدادا میاں نظام الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کے ملازمت سیالکوٹ کے دوران آپ کے دینی مشاغل کی کسی حد تک واقفیت ہوگئی ہوئی تھی۔ کیونکہ حضور کی رہائش بھی بالکل قریب ترین تھی۔ جب حضور نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو آپ نے سب افراد خانہ کی طرف سے بیعت کا خط لکھا اور بعد میں قادیان جا کر سب نے دستی بیعت کی۔ 1904ء میں جب حضور سیالکوٹ تشریف لائے تو بعض احباب پیشوائی کے لئے گوجرانوالہ چلے گئے۔ ان میں بابو صاحب کے والد میاں فیروز الدین صاحب اور ان کے چچا بابو عزیز الدین صاحب بھی شامل تھے۔ بابو عزیز الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر اپنے خرچ پر لنڈن (U.K) برائے دعوت الی اللہ چلے گئے۔ وہاں سیالکوٹ سے سپورٹس کا کاروبار شروع کیا کچھ عرصہ کے بعد وہاں بیمار ہوگئے۔ اس دوران ان کے اہل وعیال قادیان رہائش اختیار کر چکے تھے۔ وہ وہاں سے قادیان واپس آ گئے اور یہیں وفات پائی اور موصی ہونے کے سبب بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ لنڈن سے واپسی سے قبل انہوں نے اپنے صاحبزادے مسٹر اے۔ اے۔ دین کو لنڈن بلاکر کاروبار کی ذمہ داری سونپ دی۔ تقسیم ملک کے بعد دین صاحب نے پاکستان شادی کی۔ آپ لمبا عرصہ نیشنل امیر بھی رہے۔

بابو فضل الدین صاحب کی چار پشتوں کو حضرت مسیح موعود کی بیعت نصیب ہوئی۔ بابو صاحب کے چار بھائی تھے اور ایک بہن (میری والدہ صاحبہ) بابو صاحب سے چھوٹے بابو عبدالکریم صاحب ریڈر سول کورٹ دوسرے بھائی میاں عبدالمجید صاحب، بابو قاسم الدین صاحب مرحوم سابقہ امیر جماعت ضلع سیالکوٹ آپ کے حقیقی ماموں تھے۔

بابو فضل الدین صاحب مکرمی قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے کی امارت کے دوران ان کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری مال رہے۔ پھر مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب کی امارت میں ان کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری مال کے طور پر شامل ہوئے۔ بعد میں بطور نگران کام کرتے رہے۔ 1944ء میں جلسہ مصلح موعود کے موقع پر باہر سے آنے والوں کی رہائش اور طعام کا بندوبست امیر صاحب نے بابو فضل الدین صاحب اور ملک خدا بخش صاحب سیکرٹری جنرل کے سپرد کیا۔ 1947ء میں تقسیم ملک کے بعد حضور لاہور تشریف لائے تو امیر صاحب نے اپنے معاونین خاص میں بابو صاحب کو شامل رکھا۔ 1948ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دہلی گیٹ کی بیت الحمد میں خطبہ کے دوران ایک نئی اور وسیع بیت الحمد بنانے کی تحریک فرمائی۔ امیر صاحب نے بابو فضل الدین صاحب اور مکرم میاں غلام محمد اختر صاحب کو بیت الحمد کی زمین خریدنے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ زمین کے لئے تقریباً دس ہزار روپے درکار تھے۔ مغرب کی نماز سے قبل ہر دو اصحاب نے پانچ ہزار نقد اور پانچ ہزار کے وعدے پیش کر دیئے۔ مکرمی محترمی چوہدری اسداللہ خاں صاحب کی امارت میں بابو فضل الدین صاحب مجلس عاملہ میں شامل تھے۔ تحقیقاتی عدالت کا جب اعلان ہوا تو حضور نے احمدی وکلاء صاحبان کی میٹنگ بلائی۔ اس میں بابو صاحب کو بھی شامل کیا گیا۔ آپ ہائی کورٹ میں ہر دلعزیز ملازم تھے۔ آپ ایک انگریز ہائی کورٹ کے جج کے ریڈر تھے وہ ریٹائر ہوکر لنڈن چلے گئے تو وہ آپ کو وہاں سے خط لکھتے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو ان کی بیگم نے وفات کی اطلاع دی اور لکھا کہ وہ آپ کو بہت یاد کرتے تھے۔

آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو جنہوں نے لاہور تعلیم حاصل کرنی ہوتی تھی ان کو اپنے ہاں قیام۔ طعام اور دیگر ہر قسم کی سہولت دیتے۔ میں اور میرے بڑے بھائی اصغر علی صاحب مرحوم نے یہاں رہ کر دو سال تعلیم حاصل کی۔ آپ کے سب بھائیوں کے بیٹوں نے جن کا اوپر میں ذکر کر چکا ہوں یہاں قیام کیا اور ہر قسم کی سہولت حاصل کی۔ اور تعلیم مکمل کی۔

بابو فضل الدین صاحب کے بے تکلف دوستوں میں حافظ عبدالجلیل صاحب شاہجہان پوری تھے جن کی ڈسپنسری موچی گیٹ کے اندر تھی۔ بابو صاحب ہائی کورٹ سے واپسی پر ان کو اکثر مل کر جایا کرتے تھے۔ 1954ء میں ان کی دکان لوٹی گئی تو بابو صاحب نے جلد از جلد اپنے گھر کا فرنیچر حافظ صاحب کو بھیج دیا۔ ان کے اور دوستوں میں خواجہ عبدالرحمن صاحب بھٹہ والے آف سیالکوٹ (والد محترم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ مرحوم) اور چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ تھے۔ ہر دو اصحاب لاہور تشریف لاتے تو اکثر بابو صاحب کے ہاں قیام فرماتے۔ اڑوس پڑوس۔ محلہ دار آپ کا بہت احترام کرتے اور اپنی مشکل کے لئے ان کے پاس آتے تو آپ پوری کوشش سے ان کی مشکلات میں ہر ممکن امداد فرماتے۔ جب ریٹائر ہوکر سیالکوٹ چلے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد ان کو دوبارہ نوکری Join کرنے کی آفر کی گئی۔ مگر آپ نے لکھا کہ میں اب بیمار رہتا ہوں اس لئے مجبوری ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید شرما صاحب دارالعلوم غربی (ب) ابن حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب (سابق کشن لال) رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 29۔اپریل 2003ء کی رات بعمر 82 سال وفات پا گئے آپ مکرم عبدالکریم شرما صاحب مربی افریقہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک خالد مسعود صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اہلیہ صاحبہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں جو سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت دردمندی سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم نوید احمد مبشر مورانی اسیر راہ مولیٰ نوکوٹ سندھ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ منصورہ نثار صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نثار احمد صاحب مورانی مرحوم صدر لجنہ اماءاللہ حلقہ و مقامی نوکوٹ بقضائے الٰہی 23۔اپریل 2003ء کی شب 12 بجے وفات پا گئیں۔ آپ داعیہ خصوصی تھیں نہایت عاجز اور ملنسار تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے 4 سوگوار بیٹے چھوڑے ہیں۔ تمام احباب سے مرحومہ کے بلندی درجات اور تمام اہل خانہ کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم ظفر اقبال ہاشمی صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور کے دو پوتوں اور دو پوتیوں نے امسال ہونے والے امتحانات میں اپنی کلاسز میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی آئندہ کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم کی وفات پر جس طرح احباب جماعت نے ہمارے ہاں تشریف لاکر ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کے لئے محترمہ والدہ صاحبہ ہم بہن بھائی اور عزیز واقارب ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اور ہمارا حامی وناصر ہو۔

ولادت

✿ مکرم شفیق احمد عاجز کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کو مورخہ 27 اپریل 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام "انیقہ احمد" عطا فرمایا تھا۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب ولد مہر بخش صاحب گرمولاں ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی پوتی اور مکرم عبدالکریم بھٹی مرحوم آف شریف آباد سندھ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنے بیٹے کا نام سعد احمد سے بدل کر عادل احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
منصور احمد چٹھہ محلہ دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ

بقیہ صفحہ 6

وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شکور احمد ولد غلام نبی عادل حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 منظور حسن وصیت نمبر 32941 گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد چودھری ولد چودھری فضل احمد حیدر آباد

بقیہ صفحہ 5

گھنٹہ تک جاری رہے مقامی کونسلر Mr. Alistair Cosx نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگراموں کے لئے تجویز پیش کی۔ اس جلسہ میں کل حاضری 334 تھی جس میں 103 عیسائی، غیر احمدی اور دوسرے مذاہب کے افراد تھے۔
(الفضل انٹرنیشنل 20 دسمبر 2002ء)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	5-مئی	زوال آفتاب	12-05
سوموار	5-مئی	غروب آفتاب	6-54
منگل	6-مئی	طلوع فجر	3-45
منگل	6-مئی	طلوع آفتاب	5-16

پاکستان سے مکمل سفارتی تعلقات بحال کرینگے بھارتی وزیراعظم واجپائی نے پاکستان سے مکمل سفارتی تعلقات اور فضائی رابطے بحال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جس کے جواب میں وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ یہ اعلان خوش آئند ہے۔ پاکستان ہمیشہ مکمل سفارتی تعلقات اور رابطوں کا حامی رہا ہے۔

حکومت اپوزیشن باضابطہ مذاکرات کا آغاز حکومت اور اپوزیشن کے درمیان ایل ایف او اور دیگر سیاسی مسائل پر باضابطہ مذاکرات شروع ہو گئے۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں قومی اسمبلی کے سپیکر کی زیر صدارت آئینی کمیٹی نے سوا دو گھنٹے تک لیگل فریم ورک آرڈر کی متنازع شقوں پر غور کیا۔ متنازع نکات میں صدر اور آرمی چیف کا عہدہ ایک فرد کے پاس نہ ہونا، نیشنل سیکیورٹی کونسل آئین کا حصہ نہیں ہوگی، 58 ٹو بی اور صدر کے صوابدیدی اختیارات کا خاتمہ اور ججوں کی عمر میں توسیع کی واپسی شامل تھے۔

پاک بھارت مذاکرات انتہائی ضروری ہیں برطانیہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب امور کے پرامن حل کیلئے مذاکرات انتہائی ضروری ہیں اور بین الاقوامی برادری کو اس سلسلے میں مددگار کا کردار ادا کرنا چاہئے۔

پاکستان سے افریقہ تک دہشت گردوں کا پیچھا کرینگے صدر بش نے اعلان کیا ہے کہ عراق میں لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اور امریکہ اور اس کے اتحادی غالب آئے ہیں اب عراق کی تعمیر نو کا آغاز ہو گیا ہے۔ خلیج سے واپس آنے والے طیارہ بردار جہاز ابراہیم لنکن کے عرشے پر فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے صدر بش نے کہا کہ عراق میں جنگ آزادی کے لئے لڑی گئی اور جنگ کا مقصد عالمی امن کا حصول تھا۔ پاکستان سے افریقہ تک دہشت گردوں کا پیچھا کرینگے

پنجاب کے سرحدی دیہات کیلئے ریلیف پیکج پنجاب کے سرحدی دیہات کے متاثرین کیلئے 75 کروڑ روپے کے ریلیف پیکج کی منظوری دی گئی ہے گزشتہ سال سے پاک بھارت کشیدگی کے باعث بارڈرز کے نزدیک علاقوں میں بارودی سرنگیں بچھانے اور دفاعی تنصیبات کی وجہ سے لاہور، قصور، شیخوپورہ نارووال، سیالکوٹ، گجرات، پاکپتن اوکاڑہ، بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان کے ہزاروں دیہات کی زرعی زمینیں کاشت نہ ہو سکیں جس کے باعث کاشتکاروں اور زمینداروں کو کروڑوں روپے کا مالی نقصان ہوا تھا۔

باہر سے کوئی روڈ میپ نہیں آیا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی بامقصد مذاکرات کے ذریعے ہی ختم کی جا سکتی ہے۔ ایک ٹی وی چینل کو انٹرویو کے دوران صدر مشرف نے حالیہ تبدیلیوں اور وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی کے ٹیلی فون پر بھارت کے وزیراعظم کے ساتھ رابطے کو خوش آئند قرار دیا۔ انہوں نے کہا اب محسوس ہوتا ہے کہ بھارت کی طرف سے کچھ تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے باہر سے کوئی روڈ میپ نہیں آیا تاہم میں نے کئی موقعوں پر ایک روڈ میپ پیش کیا کہ مذاکرات کا عمل کس طرح ہونا چاہئے۔

القاعدہ کا رکن امریکہ کے حوالے القاعدہ کے رکن زبیر بن العطاش کو امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ کراچی سے اس کے ساتھ گرفتار ہونے والے 5 افراد کی شناخت کے لئے تحقیقات جاری ہیں۔

مشرف جمالی ون ٹو ون ملاقات وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے صدر مملکت جنرل مشرف سے اہم ون ٹو ون ملاقات کی جو تقریباً ایک گھنٹے سے زائد جاری رہی یہ ملاقات راولپنڈی میں واقع صدر کے کیمپ آفس میں ہوئی۔ جس میں اہم عالمی، علاقائی اور قومی امور پر تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا اور بدلتے ہوئے علاقائی اور عالمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کی پالیسی کے تعین کے حوالے سے اہم فیصلوں کی بھی منظوری دی گئی۔ اس ملاقات میں بھارتی وزیراعظم کی جانب سے پاکستان کو مذاکرات کی پیشکش سمیت فضائی تعلقات کی بحالی کے معاملات پر بھی غور ہوا۔

تکریت میں امریکی فائرنگ بغداد میں صدارتی محل کے قریب شدید دھماکے اور تکریت میں امریکی فوج کی فائرنگ سے پانچ عراقی باشندے ہلاک جبکہ عراق کے مزید تین اعلیٰ عہدیداروں کو اتحادی فوج نے حراست میں لے لیا۔

وزیراعظم نے گیس کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ رکوا دیا وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے عام شہری پر مالی بوجھ کم کرنے کیلئے گیس کی قیمتوں میں اضافے کو فوری طور پر رکوا دیا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم منشی نذیر احمد صاحب)

محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم منشی نذیر احمد صاحب آف محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر واقف زندگی تھے۔ اور بطور منشی تحریک جدید میں تھے اور پنشن پائی۔ اب وہ بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کی امانت ذاتی نمبر 7/216 امانت تحریک جدید میں موجود رقم مبلغ 7,448/= روپے مجھے ادا کر دی جائے۔ نیز فیملی پنشن (Family Pension) میرے حق میں بحال کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم خلیل احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ امتہ القیوم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم رشید احمد ساجد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم جمیل احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرم عبدالسلام شکیل صاحب (بیٹا)
(8) محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایاجات وصول کرنا۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے!
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

ناصر نایاب کلاتھ
کی ایک اور شاندار پیشکش
پردوں کی سلائی مفت کے بعد
اب لان کے سوٹوں کی سلائی بھی مفت
یہ پیشکش صرف 2ماہ کے لئے ہے
گلی نمبر 1 ریلوے روڈ ربوہ فون 04524-213434

ٹیوشن : انگلش
ایف-اے، بی-اے کیلئے خصوصی پیکج
پروفیسر سجاد علوم شرقی ربوہ 212694

تیز نو فراسٹ اینڈ ڈائریکٹ کول کی ریپیئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار۔ دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

پتھری و پیشاب سے متعلق کیوریٹو ادویات

KIDNEY INFECTION COURSE	370/-	گردوں میں سوزش پیشاب میں خون، پیپ البیومن آنا
KIDNEY STONE COURSE	370/-	گردہ مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے
PROSTATE COURSE	230/-	پراسٹیٹ گلینڈ کے بڑھ جانے کیلئے
URINATION COURSE	80/-	پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنا۔

دیگر کیوریٹو ادویات کا لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29